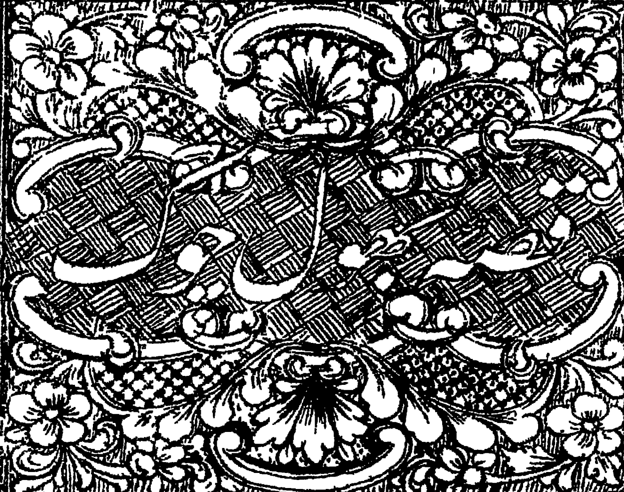
بعون خالق کون و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

یہ انگریزی کتاب ٹیلس فرام سکسپیر کی مجموعۂ افسانۂ دلپذیر کے بیس قصوں میں کا ساتواں دلچسپ فسانہ جو حقیقت میں حکمت آموزی کا خزانہ ہے موسوم بہ



جسکو علامۂ زمان مولوی محمد احسان اللہ صاحب بالکوٹی وکیل منصفی بانسگانو ضلع گورکھپور نے بایماء مطبع اودھ اخبار بمحاورات سلیس انگریزی سے اُردو میں ترجمہ کیا

مطبع نامی منشی نولکشور واقع کانپور میں بحسن زیبائی چھپا



بسم اللہ الرحمن الرحیم

کسی زمانے مین گورنمنٹ سائرےکس اور گورنمنٹ الفی سس مین نااتفاقی
تھی۔ اور گورنمنٹ الفی سس نے اس مضمون کا ایک اشتہار دیدیا تھا کہ سائرےکس کا
تاجر اگر اس شہر مین کہین دیکھا جاے تو فوراً قتل کیا جاے الا اس صورت مین
کہ ہزار روپیہ بطور تاوان کے دیکر وہ اپنی جان بچا لیے۔

اے جین نامے ایک بڈھا تاجر سائرےکس کا الفی سس کی گلیون مین پھرتا ہوا
پکڑا گیا۔ اور لوگ اسے نواب کے پاس لائے کہ وہ ہزار روپیہ جرمانہ ادا کرے یا
مقتول ہونا پسند کرے۔

اے جین کے پاس جرمانہ دینے کو کچھ نہ تھا۔ اور نواب نے قبل اسکے کہ اسکی گردن
مارے جانے کا حکم دے چاہا کہ کچھ اسکی سرگذشت سنے۔ پوچھا کس لیے تمنے اس
شہر مین آنے کا قصد کیا جہان کا آنا تم لوگون کے لیے موت ہے۔

اسنے کہا کہ مرنے سے مین کچھ بھی نہین ڈرتا۔ کیونکہ رنج و غم نے مجھے ایسا تھکا ڈالا ہے

کہ اب بار زیست سے بھی نہین اٹھ سکتا۔ ہرچند کہ اتنی کمبخت زندگی کی سرگذشت بیان کرنے سے زیادہ اہم میرے نزدیک کوئی کام نہین۔ مگر تعمیل ارشاد سے مجبور ہون۔ اور پھر اپنا حال از ابتدا اُسنے بیان کرنا شروع کیا۔

سارکس مین ایک تاجر کے گھر مین پیدا ہوا اور وہین مین نے تربیت پائی۔ جب مین سن وشعور کو پہونچا تو ایک عورت کے ساتھ بیاہ کرلیا اور نہایت مسرت کے ساتھ ہم دونون زندگی بسر کرتے تھے۔ اتفاقاً کسی ضرورت سے ای پی ڈیم نیم مین میرا آنا ہوا جہان چھ مہینے تک رہگیا اور یہ دیکھکر کہ ابھی چند روز اور رہنا ہوگا مین نے اپنی بی بی کو بھی وہین بُلالیا جسنے اپنے آنے کے تھوڑے ہی دنون بعد دو لڑکے توام جنے اور بڑے تعجب کی یہ بات تھی کہ وہ دونون بالکل ایک سے تھے اور آپس مین ایک کو دوسرے سے امتیاز کرنا غیر ممکن تھا اسی زمانے مین کہ میری بی بی کے دو توام لڑکے پیدا ہوے تھے ایک غریب عورت کے بھی کہ میری فرودگاہ کے پاس ہی سرا مین رہتی تھی دو لڑکے ساتھ ہی پیدا ہوے اور میرے لڑکون کی طرح اُن لڑکون کی صورتین بھی باہم ممتاز نہوتی تھین۔ اور چونکہ اُنکے والدین نہایت مفلس تھے اسلیے مین نے اُن لڑکون کو اُنسے خرید کر اپنے لڑکون کے ساتھ رہنے کے لیے پرورش کی۔

میرے لڑکے نہایت اچھے تھے۔ اور میری بی بی ایسی نیک تھی کہ کبھی تھوڑا سا بھی تکبر اپنے دلمین نہ لاتی کہ یہ دونون لڑکے اچھے ہین۔ میری بی بی وطن چلنے کے لیے ہمیشہ کہا کرتی ایک روز تنگ آکر مین نے بھی اپنے چلنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ اور ایک ایسی بُری گھڑی مین ہملوگون کو جہاز پر سوار ہونے کا اتفاق ہوا۔ کہ تھوڑی دور بھی ہملوگ نہ گئے تھے کہ ایک طوفان عظیم اٹھا۔ اور وہ آناً فاناً اسطرح روبترقی تھا کہ جہاز والون کو اُسکے بچانے کی کوئی صورت نظر نہ آئی اور وہ سب ایک چھوٹی سی کشتی مین بیٹھکر اپنی جانون کے بچانے کی فکر مین ہوے اور ہملوگون کو تنہا جہاز مین چھوڑ دیا کہ جس سے ہملوگونکو

اُس طوفان کے ہاتھون مرنے کا پورا یقین ہوگیا۔

یہ واقعہ دیکھکر میری بی بی رونے لگی۔ اور وہ لڑکے جنکو اِتنی بھی فہم نہ تھی کہ میری ماں کیون روتی ہے۔ اُسکو روتا دیکھکر خود بھی شور مچانے لگے اور رونے لگے۔ ہرچند کہ مجھے اپنی موت کا کچھ بھی غم نہ تھا مگر اُنکے رونے نے مجھے ایسا پریشان کیا کہ اُنکے بچانے کی تدبیر سوچنے کے آگے مین سب کچھ بھول گیا اور ایک حکمت اُنکی جان بچانے کی جیسا کہ جہاز والے وقت طوفان کے کیا کرتے ہین سوچ نکالی۔ چھوٹے سے ایک مستول کے ایک کنارے سے مین نے چھوٹے لڑکے کو باندھا اور اُسکی دوسری طرف چھوٹے غلام کو باندھا اور اپنی بی بی سے کہا کہ ایک دوسرے مستول مین اِسی طرح اُن بڑے لڑکون کو تو بھی باندھ دے۔ چنانچہ وہ بڑے لڑکون کی حفاظت کرنے لگی اور مین چھوٹے لڑکون کے پاس رہا اور ہملوگون نے بھی اپنے جسم کو اُن لٹھون مین باندھ لیا۔ اور اِسطرح ہملوگون مین تفرقہ ہوگیا کہ وہ الگ ایک لٹھے مین بچون سمیت بندھی ہوئی پڑی تھی اور مین الگ ایک لٹھے مین اپنے آپ کو اور اُن بچون کو باندھے ہوے بیٹھا تھا۔ اتنے مین ایک بڑی بھاری چٹان سے جہاز نے ٹھوکر کھائی اور اُسکے پرزے پرزے اُڑ گئے اور ہملوگ انھین لٹھون کے سہارے سے پانی پر پیرنے لگے۔ مین اِن لڑکون کی حفاظت کرتا جو میرے ساتھ بندھے تھے یا اپنی بی بی کی اعانت کرتا غرضکہ وہ کسی اور طرف بہ گئی۔ اور جب وہ مجھسے بہت فاصلے پر چلی گئی تو مین نے اپنی آنکھون سے دیکھا کہ ماہی گیرون نے اُسے اپنی کشتی پر بٹھا لیا اور نہین معلوم کہان لیگئے۔ مین آپ ہی اُن بچون کی حفاظت مین اُس بحر عظیم الشان کی موجون پر ڈبکیان کھاتا ہوا اُسی لٹھے کے سہارے سے بہا چلا چلا جاتا تھا۔ اُنکو کون دیکھتا کہ مچھلی والے کسطرف لیگئے۔ غرضکہ مجھے بھی ایک جہاز ران نے اُس خطرے سے نجات دی اور چونکہ وہ میرا آشنا سا تھا اِسلیے مجھے اُسنے بہت کچھ تسکین و تسلی دی اور اپنے جہاز پر بٹھا کر خشکی پر لا اتارا۔ اور بہ آرام تمام سائرہ کین

پہونچا دیا اُس تاریخ سے آج تک مجھے کچھ خبر نہ ملی کہ وہ عورت اور وہ لڑکے کہان ہین اور کیونکر ہین مین تھا اور اُس بچے کی پرورش جب وہ سن شعور کو پہونچا- اور اٹھارہ برس کی عمر ہوئی تو اُسکو اپنی ماں کی تلاش ہوئی اور اکثر مجھ سے کہتا کہ اگر مجھے اجازت دیجیے تو مین اس غلام کو ساتھ لیکر جسکا بھائی بھی گم ہو گیا ہی اپنی ماں اور بڑے بھائی کی تلاش مین نکلون- مین نے اُسکے اصرار پر اجازت تو دیدی مگر بیدلی سے- کیونکہ مجھے اپنی بی بی اور بڑے لڑکے کی خبر سُننے کا بہت کچھ اشتیاق تھا لیکن اُس چھوٹے لڑکے کے روانہ کرنے مین یہ خوف تھا کہ کہین یہ بھی ہاتھ سے جاتا نہ رہے- میرے پاس سے گئے ہوئے اُسے سات برس کا عرصہ ہوا دو برس تک تو مین نے اُسکا انتظار دیکھا- اور پانچ برس سے مین اُسکی تلاش مین نکلا ہون- یونان کے سرے سرے تک اُسے کھوج آیا- اُسکی بدولت ایشیا مین کچھ دنون تک قید بھی رہا- غرضکہ قریب پاس کے سارے ملک دو بار مین اُسکی جستجو کی مگر کہین پتہ لگا- اب مین نے ٹھان لی ہے کہ کوئی مقام جہان انسان رہتے ہون اُسکی جستجو سے باقی نہ لگا رکھون- اسلیے مین یہان بھی آگیا تب بیچے آج زندگی کے ساتھ سارا جھگڑا ہی طے ہوا جاتا ہے- کیا لطف سے جان نکلتی اگر مرتے دم بھی یہ معلوم ہو جاتا کہ میری بی بی اور وہ لڑکے ابھی تک زندہ ہین -

اُس بیچارے اُسے جین نے اپنی مصیبت کی ساری رام کہانی کہہ سُنائی- جسے سُنکر نواب اس غریب و کمبخت باپ پر جسنے اپنے فرزند گم گشتہ کے پیچھے کیا کیا صدمے نہ اٹھائے تھے بہت غمگین ہوا اور اُسکے حال پر بڑا رحم کیا- اور کہا- اگر خلاف قانون نہوتا اور اپنے عہد و پیمان اور سوگند کو توڑ کر تجھے رہا کر دینا میری شان کے خلاف نہوتا تو ضرور مین تیرا خون معاف کر دیتا لیکن ہان اتنی رعایت تیرے ساتھ کیجاتی ہے اگرچہ قانونی عبارت کا منشا بالکل اُسکے خلاف ہے کہ اور ایک دن کی مہلت تجھے عطا ہوتی ہے کہ تو بھیک مانگ کر یا کسی سے قرض لیکر ادا سے جرمانہ کی فکر کر لے -

اس یوم مہلت مین اُسے کسی سے کچھ بھی وصول نہوا۔ اُس اجنبی شہر مین اِسے کون جانتا کہ یہ کون ہے۔ فقط یہ خیال ہی خیال تھا کہ کوئی اُسکی حالت پر رحم کھاکر ہزار روپیہ قرض یا بطور خیرات اُسے حوالے کردیگا غرضکہ بحالت یاس و بیچارگی نواب کے حضور سے داروغۂ محبس کی حراست مین وہ سپرد کیا گیا۔

اُسے جین اب تک خیال کیے ہوے تھا کہ اِس شہر مین کوئی ایسا نہین ہے جو مجھے جانتا ہو اور حالانکہ جسوقت وہ اپنے چھوٹے لڑکے کی تلاش کی بدولت معرض ہلاکت مین گرفتار تھا اسوقت اُسکے چھوٹے اور بڑے دونون لڑکے اُس شہر مین موجود تھے۔

اے جین کے لڑکے صرف صورت اور شکل ہی مین باہم متشابہ اور بالکل ایک سے نہ تھے بلکہ اُنکے نام بھی ایک ہی سے تھے اور وہ دونون این ٹی فولس کے نام سے پکارے جاتے تھے اور اُنکے دونون غلام بھی ایک ہی نام ڈرامیا سے تعبیر کیے جاتے تھے۔ اتفاق دیکھیے کہ جس دن اے جین وہان پہونچا اُسی دن اُسکا چھوٹا بیٹا این ٹی فولس بھی جسکی تلاش مین وہ بڈھا باپ یون سرگردان پھر رہا تھا اُس شہر مین وارد ہوا۔ اور چونکہ وہ بھی سارٹرے کس کا ایک تاجر تھا اسلیے ضرور تھا کہ جس خطرے مین اُسکا باپ گرفتار تھا وہ بھی گرفتار ہوتا مگر قسمتہً اُسیکا ایک دوست اُس شہر مین مل گیا جسنے اُسے تعلیم کی کہ اپنے کو سارٹرے کس کا باشندہ نہ بتانا بلکہ ای پی ڈیم نیم مین اپنا گھر بتانا۔ کیونکہ ایک مرد ضعیف نے اپنے کو سارٹرے کس کا تاجر بتاکر عذاب الیم مین گرفتار کیا۔ چنانچہ اُسنے ویسا ہی کیا۔ گو اِس حکمت عملی سے اُسنے اپنی جان بچائی مگر یہ سُنکر کہ اُسکا ایک ہموطن اسطرح ذلت وخواری مین مبتلا ہے اُسے کمال صدمہ ہوا۔ اور یہ بھی وہم مین گذرا کہ کہین ایسا نہو وہ تاجر میرا پدر ضعیف ہو اور میری تلاش مین نکلا ہو۔

اے جین کا بڑا لڑکا جسکو ہم آگے چلکر ای فی سس کا این ٹی فولس کہین گے تا وہ اپنے چھوٹے بھائی سارٹرے کس کے این ٹی فولس سے ممتاز ہوسکے ابیس برس کے

Antipholus Dromio

ایفی سس مین رہتا تھا اور ایسا مالدار تھا کہ اپنے باپ کے جرمانے کو آسانی ادا کر دیتا۔ مگر وہ اپنے باپ کو بالکل نہین پہچانتا تھا۔ کیونکہ جب ماہی گیر نے اُسکو اور اُسکی ماں کو سمندر مین سے نکالا تھا تو اُسوقت وہ ایسا چھوٹا تھا کہ بجز اپنے نکالے جانے کے کہ کسطرح وہ سمندر مین سے نکالا گیا اور کوئی بات اُسوقت کی حتی کہ باپ ماں کی یاد بھی اُسکے ذہن مین نہ تھی۔ ماہی گیر نے اس این ٹی فولس کو اور اُسکے غلام اور اُسکی ماں کو پانی مین سے نکال کر اُن دونون لڑکون کو اُس عورت سے بنظر فروخت لے لیا۔ مقام غور ہے کہ اِس علحدگی سے اُس عورت کو کتنا صدمہ ہوا ہوگا۔

Menaphon

اُن لڑکون کو نواب ایفی سس کے جنگ آزما چچا نواب منافون کے ہاتھ اُن ماہی گیرون نے فروخت کیا۔ اور ایکبار وہ نواب اپنے برادرزادے نواب ایفی سس کی ملاقات کو جو آیا تو اُن لڑکون کو بھی ساتھ لیتا آیا۔

Adriana

نواب ایفی سس نے اُس نوجوان این ٹی فولس کو بہت پسند کیا۔ اور جب وہ سن شعور کو پہونچا تو نواب ایفی سس نے اپنی فوج کا سپہ سالار اُسے مقرر کر دیا۔ اور یہان اُسنے بڑے بڑے کارہائے نمایان دکھائے۔ اور ایکبار کسی لڑائی مین اپنے ولی نعمت نواب کی جان بچائی جسکے صلے مین ایفی سس کی ایک مالدار عورت ایڈریانا نامے سے نواب نے اُسکی شادی کر دی اور اُسکے ساتھ وہ بہ آسایش زندگی بسر کرنے لگا اور اُسکا غلام ڈرامیا بھی اُسکی خدمت مین موجود تھا چنانچہ جسوقت اُسکا باپ وہان آیا وہ وہین تھا۔

سائرے کس کا این ٹی فولس جب اپنے دوست سے جسنے اُسے اپی ڈیم نیم کی سکونت ظاہر کرنے کی ہدایت کی تھی جدا ہوا تو اپنے غلام ڈرامیا کو روپیہ دیکر کہا تم اِن روپیون کو لیکر سراے مین جہان مین آ کر کھانا کھاؤنگا لیچلو تھوڑی ہی دیر مین شہر کی سیر کرکے اور یہان کے باشندون کے انداز و طریقے دیکھ بھال کر

مین بھی پہونچتا ہون —

ڈرامیا نہایت ہی خوش طبع آدمی تھا۔ اور جب کبھی این ٹی فولس سست یا رنجیدہ رہتا تو اس غلام سے خوش طبعی و مسخرا پن کر کے اپنا دل خوش کر لیتا۔ اور اسوقت ان دونون مین ایسی آزادانہ گفتگو ہوتی کہ ہرگز امتیاز نہوتا کہ ان دونون مین غلام و آقا کی نسبت ہے —

جب اسنے ڈرامیا کو رخصت کیا تو تھوڑی دیر ایک جگہ ٹھہر کر اپنے دلمین سوچنے لگا کہ بیفائدہ مین اپنی مان اور بھائی کی تلاش مین تنہا ہر جگہ ٹھوکرین کھاتا پھرتا ہون اور کتنے بندرون مین مین نے انکی جستجو کی مگر کہین پتہ نملا۔ افسوس ہے کہ مینھ کے قطرے کی طرح مین زندگی بسر کرتا ہون جسطرح مینھ کا قطرہ اپنے ساتھی قطرے کی تلاش مین سارا سمندر چھان ڈالتا ہے مگر کہین اسکا پتہ نہین ملتا۔ اسی طرح مین تمام دنیا مین اپنی مان اور بھائی کو تلاش کرتا پھرا۔ مگر انکا کچھ نشان نہ ملا۔

یہ سب کھڑا سوچ رہا تھا اور اپنے بے سود سفر پر جسکا ابتک کوئی نتیجہ نہ نکلا افسوس کر رہا تھا کہ ڈرامیا (جیسا کہ اسنے سمجھا) لوٹ کر اسکے سامنے آیا۔ این ٹی فولس اسکے ایسا جلد لوٹ آنے پر متعجب ہوا اور پوچھا روپیے کیا کیے۔ یہ وہ ڈرامیا نہ تھا جسکو اسنے روپیے لیکر سراے مین بھیجا تھا۔ بلکہ یہ اسکے غلام ڈرامیا کا بھائی تھا کہ این ٹی فولس باشندہ ایفی سس کی غلامی مین تھا اور اسکا نام بھی ڈرامیا تھا۔ دونون ڈرامیا اور دونون این ٹی فولس جوان ہونے پر بھی باہم ایسے ہی متشابہ تھے جیسا حسب بیان اپنے باپ کے ایام طفلی مین وہ ایک سی صورتون کے تھے۔ اسیلیے یہ کوئی تعجب کی بات نہین ہے کہ این ٹی فولس نے اسے اپنا ہی ڈرامیا سمجھکر پوچھا کہ تم سراے سے یون جلد کیون واپس چلے آئے —

ڈرامیا نے (اسے اپنا آقا سمجھکر) جواب دیا کہ بی بی نے کھانا کھانے کے لیے آپ کو

بلایا ہے - مرغ بریان تیار ہے - اور سور کے گوشت کا کباب گل کر سیخ سے ٹپک رہا ہے - جلدی چلیے - ایسا نہو کہ کھانا ٹھنڈا ہو کر خراب جائے - این ٹی فولس نے کہا یہ مسخراپن کا کون سا وقت ہے سیدھی طرح بتاؤ کہ روپیے کہان رکھ آئے - ڈرامیا نے پھر وہی جواب دیا کہ بی بی نے مجھے بھیجا ہے کہ جاکر این ٹی فولس کو بلا لاؤ - این ٹی فولس نے پوچھا بی بی کون - ڈرامیا نے جواب دیا کہ آپ کی زن منکوحہ اور کون - این ٹی فولس نے کہ ابتک کسی سے نکاح نہ کیا تھا یہ باتین سنکر بہت خفا ہوا اور کہا کبھی کبھی جو دل بہلانے کو دو ایک باتین تجھ سے کر لیتا ہون تو تیرے ایسی مغز کو چڑھ گئی ہے اور یہانتک تو نے اپنے کلام مین آزادی کا استعمال کرنا شروع کیا کہ سیدھی طرح جواب بھی نہین دیتا - اسوقت میری طبیعت اچھی نہین ہے - سچ بتا روپیے کیا کیے بڑا تعجب تو یہ ہے کہ میرے مقابلے مین اسطرح دل سے باتین گڑھنے پر تجھے اتنی جرأت کیونکر ہوئی - ڈرامیا نے جب دیکھا کہ این ٹی فولس اسکی باتون پر تعجب کرتا ہے اور ہنسی پر محمول کرتا ہے تو وہ بھی یہی سمجھا کہ میرا آقا اسوقت مجھسے مسخراپن کرتا ہے اور اپنا منھ بنا کر کہا اسوقت تو چلیے بلکہ ایسا ہی ہے تو کھانا کھانے مین ہنسی مذاق کر لیجیے گا اور مین کوئی بات تو اپنے جی سے نہین گڑھتا فقط اتنا ہی کہتا ہون کہ بی بی اور بی بی کی بہن دونون منتظر ہین چلیے کھا لیجیے - اب این ٹی فولس صبر نہ کر سکا اور ڈرامیا کو خوب ٹھونکا جسنے جاکر بی بی سے کہا کہ میان نہین آتے اور کہتے ہین کہ میری کوئی بی بی نہین -

این ٹی فولس باشندۂ الفی سس کی بی بی ایڈریانا ڈرامیا کی زبانی یہ سنکر کہ اسکے شوہر نے کہا ہے کہ میری کوئی بی بی نہین ہے بہت خفا ہوئی اور یہ سمجھی کہ میرے شوہر نے کسی اور عورت سے رشتۂ الفت جوڑا ہے اور بی بی نہ کہنے سے یہ مطلب رکھا ہے کہ اُس سے کہین اچھی عورت میرے ہاتھ لگی ہے کہ اب مجھے

اُسکی پروا باقی نہ رہی اور اپنے شوہر کو بُرا بھلا کہنے لگی اور اُسکی شان مین ذلت اور بدگمانی کے ناشرا وار کلمے منھ سے نکالنے لگی ۔ اور اُسکی بہن لوسی تاکہ اُسکے ساتھ ہی رہتی تھی دیر تک اس بے وجہ بدگمانی کو اُسکے دل سے نکالنے کے لیے بہت کچھ سمجھاتی رہی مگر کچھ بھی اثر پذیر نہوا ۔

اینٹی فولس باشندۂ سارسے کس سراے کی طرف روانہ ہوا جہان پہونچکر اُسنے دیکھا کہ ڈرامیا روپیون کو بحفاظت تمام اپنے پاس لیے ہوے بیٹھا ہے ۔ وہ چاہتا تھا کہ اُسکے قریب جاکر اس بیباکانہ مسخراپن اور خوش طبعی پر اُسے ڈانٹے کہ اتنے مین اُسکے بھائی کی بی بی ایڈریانا سامنے سے آئی اور اُسے اپنا شوہر سمجھ کر پہلے تو اُسکے اظہار اجنبیت پر خوب اُسکے لتے پر لیے اور کیونکر وہ اجنبی نہ بنتا جبکہ اُسکے پہلے کبھی اُسنے اس غضبناک عورت کو نہ دیکھا تھا ۔ اور کہا اس الفت کو یاد کرو جو قبل از نکاح تمکو میرے ساتھ تھی اور اب اپنی اس بے اعتنائی کو دیکھو کہ بجاے میرے تمنے کسی اور عورت سے محبت و الفت کا سلسلہ قائم کر لیا ہے تمنے تو مجھ سے محبت کم کر لی ہے مگر مجھ سے کب یہ ممکن ہے کہ تمکو اپنے دل سے بھلا دون ۔ اینٹی فولس نے حیرت زدہ ہو کر کہا کیا ثبوت اس بات کا تمھارے پاس ہے کہ مین تمھارا شوہر ہون ۔ یہ بہتیرا کہا کیا کہ مین تیرا شوہر نہین ہون مجھے تو یہان آئے ہوے صرف دو ہی گھنٹے کا عرصہ ہوا ہے کچھ زیادہ بھی نہین ۔ مگر اس عورت نے ایک نہ سُنی اور اُسے اپنے گھر لیجانے پر اصرار کرتی رہی آخرش بہ مجبوری وہ اُسکے ساتھ ہوا اور اپنے بھائی کے گھر پہونچکر اندریانا اور اُسکی بہن کے ساتھ کھانا تناول کیا جسمین سے ایک اُسے میان اور دوسری بھائی کہکر پکارتی تھی اینٹی فولس یہ سب واقعے دیکھکر متحیر ہوا اور دل مین سوچنے لگا کہ مجھ سے اور اس عورت سے خواب مین تو نکاح نہین ہوا ہے یا ایسا تو نہین ہے کہ عالم رویا مین یہ کیفیت مین دیکھ رہا ہون ۔ اور ڈرامیا نے کہ سراے سے اُسکے ساتھ ہو لیا تھا

باورچی خانے کی طرف رخ کیا۔ کھانا پکانے والی نے (کہ اُسکے بھائی کی بی بی تھی) اُسے میاں کہکر پکارا جسے سُنکر وہ بھی اپنے آقا کی طرح سخت متحیر ہوا۔

این ٹی فولس ساکن سائرےکس اپنے بھائی کی بی بی اور سالی کے ساتھ بیٹھا کھانا کھا ہی رہا تھا کہ اِتنے مین اُسکا بھائی یعنے اُس عورت کا اصلی شوہر مع اپنے غلام ڈرامیا کے آن پہونچا لیکن نوکرون نے کواڑ نہ کھولے۔ کیونکہ اُنکی بی بی نے منع کر دیا تھا کہ جبتک ہملوگ کھانا کھاتے ہین کوئی آنے نہ پائے۔ مگر جب آنھون نے مکرر سہ کرر کُنڈی کھٹکھٹائی اور کہا کہ ہملوگ این ٹی فولس اور ڈرامیا ہین کواڑ کھول دو۔ تو وہ عورتین بہت ہنسین اور کہنے لگین کہ این ٹی فولس تو ہمارے ساتھ کھانا کھا رہا ہے اور ڈرامیا باورچی خانے مین بیٹھا ہے باہر سے یہ کون بول رہا ہے۔ ہرچند کہ وہ کواڑ پیٹتے رہے مگر کواڑ نہ کھولے اور آخر کار خفا ہوکر این ٹی فولس لوٹ گیا اور اپنے دلمین بہت متعجب ہوا کہ کون ایسا شخص ہے کہ میرے گھر مین بیٹھا کھانا کھا رہا ہے۔

این ٹی فولس ساکن سائرےکس نے کھانا تو کھا لیا مگر اُس عورت کے بار بار میان کہنے سے بہت پریشان ہوا اور یہ سُنکر کہ کھانا پکانے والی ماما نے ڈرامیا کو اپنا خاوند بنایا ہے اور بھی متنشر ہوا اور اِس فکر مین ہوا کہ کوئی موقع ہاتھ لگے تو یہان سے چل دینا چاہیے۔ ہرچند کہ اُس عورت کی بہن کا مزاج اُسے بہت پسند آیا اور اُس سے ملکر یہ بہت خوش ہوا مگر اُس عورت کی وہمی اور شکی طبیعت سے ایسا کارہ ہوا کہ وہان ٹھہرنے کو اُسکا دل نہ چاہا۔ اور اُدھر ڈرامیا بھی اپنی نئی بی بی سے ملکر (کہ باورچی خانے مین ملاقات ہوئی تھی) کچھ ایسا خوش نہوا۔ چنانچہ وہ دونون اپنی نئی بیبیون کے پاس سے چلدیے اور جلدی جلدی قدم بڑھا کر تھوڑی دیر مین اُس مکان سے ایک فاصلہ معتدبہ پر نکل گئے۔

این ٹی فولس ساکن سائرے کس تھوڑی ہی دور گیا تھا کہ ایک زرگر نے اُسے این ٹی فولس ساکن ایفی سس سمجھ کر (جیسا کہ اُس عورت نے سمجھا تھا) آواز دی اور کہا کہ اپنی زنجیر طلائی لیتے جاؤ۔ این ٹی فولس نے اُس زنجیر کے لینے سے انکار کیا۔ اور کہا کہ یہ میری نہین ہے۔ جسکے جواب مین اُس زرگر نے کہا کہ تمھارے ہی حکم سے تو مین نے بنائی ہے اور اب تم کہتے ہو کہ میری نہین ہے۔ غرضکہ این ٹی فولس بہتیرا ہی نہین نہین کرتا رہا مگر اُس زرگر نے ایک نہ سنی اور زنجیر اُسکے ہاتھ مین دیکر چلا گیا۔ این ٹی فولس نے اب اپنے آدمی ڈرآمیا سے کہا کہ ایسے شہر مین جہان ایسے ایسے حیرت انگیز معاملے وقوع پذیر ہوتے ہین ٹھہرنا قرین مصلحت نہین نظر آتا۔ شاید سب لوگون پر کسی نے سحر کر دیا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ اسباب لیچل کر جہاز پر لادو کہ آج ہی اس شہر سے باہر ہو جائین۔

زرگر (جسنے ابھی این ٹی فولس ساکن سائرے کس کو این ٹی فولس ساکن ایفی سس سمجھکر زنجیر طلائی دی تھی) اپنی زنجیر طلائی دینے کے تھوڑی ہی دیر بعد بعلت حرینا واجب الادا گرفتار کیا گیا۔ اتفاقاً اُسوقت این ٹی فولس ساکن ایفی سس (جسے اپنی دانست مین اُس زرگر نے زنجیر طلائی دی تھی) جہان وہ زرگر گرفتار کیا جاتا تھا آن پڑا اور زرگر نے اُسے دیکھ کر زنجیر طلائی کی قیمت اُس سے طلب کی اور کہا تم جو زنجیر ابھی مجھ سے خرید کر لیگئے ہو جتنی اُسکی قیمت ہے اُتنے ہی دین کے لیے مین پابہ زنجیر ہون اگر اُسکی قیمت لادو تو مین ابھی چھوٹا جاتا ہون۔ این ٹی فولس نے زنجیر کے پانے سے انکار کیا اور زرگر نے کہا چند منٹ گذرے ہونگے کہ مین نے تمکو اپنے ہاتھ سے زنجیر دی ہے۔ غرضکہ اُن دونون مین یہ بات بڑھی اور ہر ایک یہی سمجھتا تھا کہ مین حق پر ہون۔ کیونکہ این ٹی فولس صریحی جانتا تھا کہ زرگر نے مجھے زنجیر نہین دی اور چونکہ اُن دونون بھائیون کی صورتون مین سر مو فرق نہ تھا اسلیے زرگر کو پورا

یقین تھا کہ مین نے ابھی اُسکے ہاتھ مین دی ہے سو بہت بانجار سید کنعگ کو عہدہ دار سرکاری بعلت قرضہ گرفتار کر کے قیدخانے مین لے گیا اور اُسی عہدہ دار نے جو اُسے گرفتار کرنے آیا تھا (اُس روپے کی علت مین جو بابت زر ثمن زنجیر طلائی این ٹی فولس کے ذمے واجب الادا تھا) این ٹی فولیس ساکن ایفی سیس کو گرفتار کرا کر وہ زرگر اپنے ساتھ ہی محبس مین لیتا گیا۔ غرضکہ اس جھگڑے کا نتیجہ یون ہوا کہ وہ دونون محبس مین قید کیے گئے۔

این ٹی فولس قید مین جا رہا تھا کہ راستے مین اُس سے ڈرآمیا ساکن سائریکس یعنی اُسکے بھائی کے غلام سے ملاقات ہوئی اور جسے دیکھکر اُسنے اپنا ہی آدمی سمجھا اور اُسے حکم دیا کہ اینڈریانا (یعنی میری بی بی) سے کچھ روپے کہ جسکے لیے مین قید ہون مانگ لا۔ اُسنے یہ سُنکر تعجب کیا کہ میرا آقا مجھے ابھی عجائب خانے مین بھیجتا ہے جہان جانے کی جرأت مجھے نہین پڑتی اور جہان سے ہم لوگ کس عجلت سے ایک بار بھاگ نکلے ہین۔ ہر چند کہ وہ جہاز پر سے یہ خبر دینے آیا تھا کہ جہاز عنقریب کھلنے والا ہے مگر وہ موقع ہی ایسا تھا کہ جہاز کی خبر کہنے کی بھی اُسے مہلت نہ ملی اور یہ سمجھکر کہ میرا آقا فی الواقع اُس عورت کے پاس بھیجتا ہے کیونکہ مسخرا کا یہ کوئی مقام نہین ہے۔ بعجلت اُس مکان کی طرف روانہ ہوا۔ اور آپ ہی آپ کہتا جاتا ہے کہ پھر مجھے اینڈریانا کے مکان پر آنا پڑا جہان ڈاسٹی بل مجھے اپنا خاوند کہیگی مگر کیا کیجیے حکم حاکم مرگ مفاجات نوکرون کو اپنے آقاؤن کی تعمیل حکم ضروریات سے ہے۔

ایڈریانا نے اُسے روپے دیے اور وہ لیے ہوے واپس آتا تھا کہ راستے مین این ٹی فولس ساکن سائریکس سے ملاقات ہوئی جو گھبرایا ہوا ہر طرف بحیرت نگران ادھر اُدھر پھر رہا تھا۔ کیونکہ اُسکا بھائی تو ایک بڑا مشہور آدمی تھا اور ہر خرد و کلان اُسے جانتے تھے اور یہ بالکل اپنے بھائی کے مشابہ تھا۔ اِسلیے ہر ایک

شخص جو راستہ مین اس سے ملتا برے ہی تپاک سے سلام کرتا گویا اسکا پورا آشنا ہی کوئی کہتا کہ آپ نے جو مجھے روپیے قرض دیے تھے لیتے جایئے۔ کوئی پکارتا حضرت ایک بات سنتے جایئے۔ کوئی صاحب اسکی عنایتون کا شکریہ ادا کرتے اور کہتے جناب فلان روز آپ نے نہایت ہی آڑے وقت میرا ساتھ دیا تھا۔ ایک درزی نے کہا کہ حسب فرمایش آپ کے مین نے ریشم خرید لیا ہے لیتے جایئے اور مین نے جو آپ کے کپڑے سی دیے تھے ابتک اسکی اجرت نہین پائی اسوقت مجھے روپیون کی اشد ضرورت ہے میری مزدوری چکاتے جایئے۔ غرضکہ جو دیکھتا دھوکا کھاتا اور اسے این ٹی فوس ساکن الغی سمس سمجھتا۔

این ٹی فوس کو شک گذرا کہ یہ جادوگرون یا ڈاکوؤن کا شہر تو نہین ہے اور اسکے نوکر ڈرامیا نے یہ پوچھ کر کہ آپ نے قیدخانے سے کیونکر رہائی پائی اور اشرفی کی تھیلی دیکر اور یہ کہکر کہ اندریانا نے اس ریگ کا قرضہ ادا کرنے کو دیا ہے جسکے لیے آپ گرفتار تھے اسکے شک کو حق الیقین کے مرتبے تک پہونچا دیا۔ اور گرفتاری اور قید اور اندریانا کے پاس سے روپیے لانے کی کیفیت سنکر اسنے سمجھا کہ کسی نے ڈرامیا پر سحر کر دیا ہے اور اپنے دلمین خیال کرنے لگا کہ مین ناحق یہان بھٹکتا پھرتا ہون۔ غرضکہ ان خیالات سے وہ بہت ہی پریشان ہوا اور آزردہ دل ہوکر بولا کہ محافظ حقیقی مجھے اس مقام متوحش سے جلد باہر نکالے۔

اب ایک اور حیرت افزا واقعہ وقوع پذیر ہوا وہ یہ کہ ایک عورت نے آ کے این ٹی فوس کہکر پکارا اور کہا کہ آج کھانا کھاتے وقت جو زنجیر دینے کو تمنے کہا تھا اگر لائے ہو تو دیتے جاؤ۔ یہ سنکر این ٹی فوس کو طاقت ضبط باقی نہ رہی اور جھنجھلا کر کہا کہ ڈائن مین نے کب تیرے ساتھ کھانا کھایا ہے اور کب تجھ سے زنجیر دینے کو کہا ہے مین نے تو اس سے پہلے تیری صورت بھی کبھی نہین دیکھی تھی۔ وہ عورت بولی کہ آج ہی کا

تو بات ہے کہ تم نے یہین میرے ساتھ کھانا کھایا ہو اور کھاتے وقت تمنے کہا کہ ایک زنجیر طلائی مین تمھارے واسطے لاؤنگا۔ مگر وہ یہی کہے گیا کہ مین نہین جانتا تو کون ہے۔ اُس عورت نے کہا مین نے تو تمھین ایسا بیش قیمتی چھلا دیڈالا اور تمسے ایک سڑی سی زنجیر نہین دیجاتی خیر اگر زنجیر نہین دیتے تو میرا چھلا ہی واپس کردو۔ اُس عورت کی یہ باتین سُنکر تو این ٹی فولس کے ہوش بجا نہ رہے۔ اور اُسے جادوگرنی اور ساحرہ بنایا اور یہ کہتا ہوا کہ دونہ مین تجکو جانتا نہ تیرے چھلے کو، وہان سے اپنی جان چھوڑا کر بھاگا۔ این ٹی فولس کی باتین سُنکر اور اُسکے انداز متوحش دیکھکر اُس عورت کو نہایت ہی تعجب ہوا کیونکہ وہ صریحی جانتی تھی کہ مین نے اُسے کھانا کھلایا ہو اور ایک چھلا دیا ہو جسکے بدلے مین اُسنے وعدہ کیا تھا کہ مین ایک زنجیر طلائی تمھین لاؤنگا۔ مگر اِس مقام پر اُس عورت نے وہی غلطی کی جو اورون نے بھی کی تھی اور اسکو افی سس کا این ٹی فولس سمجھا جسنے واقعی وہ سب باتین کی تھین جسکے ارتکاب کی نسبت وہ یہ غلطی این ٹی فولس کی طرف کرتی تھی۔

جب ایڈریانا نے اپنے شوہر این ٹی فولس کو گھر مین نہین آنے دیا یہ خیال کرکے کہ وہ تو میرے ہی ساتھ کھا رہا ہے باہر سے کوئی دوسرا شخص اپنے کو اُسی نام کا پکارتا ہے، تو اُسکو بہت ناگوار گذرا اور سمجھا کہ یہ بھی اُس عورت کے وہم و شک کا نتیجہ ہے کہ مین گھر مین جانے سے باز رکھا جاتا ہون اور پھر یاد کیا کہ اکثر میری بی بی جھوٹا الزام مجھپر لگایا کرتی تھی کہ تو دوسری عورتون سے بھی ربط و ضبط رکھتا ہے کیا عجب کہ آج اپنے خیال فاسد مین میرے جرم کی سزا یہی تجویز کی ہو کہ مین آج گھر مین نجانے پاؤن یہ سب باتین سوچ کر ایک عورت کے گھر کھانا کھانے کو چلا آیا جسنے بڑے خُلق سے اُسکی تواضع و تکریم کی۔ اُس عورت کی اِس انسانیت سے این ٹی فولس بہت خوش ہوا اور ایک زنجیر طلائی جسے اُسنے اپنی بی بی کیواسطے بنوائی تھی اُسے دینےکا

وعدہ کیا۔ یہ وہی زنجیر تھی جسے اُس زرگر نے اُسکے بھائی سارُرے کس کے اینٹی فولس کو دے ڈالی تھی۔ اُس عورت نے سونے کی زنجیر پانے کی جو خبر سُنی تو بہت خوش ہوئی اور حالت شوق مین اپنا چھلا اُتار کر اینٹی فولس کو دیدیا۔ اور اُسی چھلے کا مطالبہ اُس عورت نے اُسکے بھائی سے کیا تھا جسے سُنکر وہ متعجب ہوا اور کہا مین یہ نہین جانتا کہ تو کون ہے اور تیرا چھلا کیسا ہے۔ اور کیا مین آج ہی اِس شہر مین آیا ہون مجھ سے تجھ سے واسطہ۔ اُسکی باتون سے اِسے ایسی حیرت ہوئی کہ جس سے اُسکو پورا الیقین ہو گیا کہ اینٹی فولس کے دماغ مین کچھ خلل ہو گیا ہے اور فوراً ایڈریانا کے گھر کی طرف روانہ ہوئی کہ چلکر اُسکی بی بی کو مطلع کرے کہ اُسکا شوہر پاگل ہو گیا ہے۔ وہ عورت ایڈریانا سے اُسکے شوہر کی کیفیت بیان ہی کر رہی تھی کہ اُسکا شوہر بھی داروغہ محبس کو ساتھ لیے اپنے گھر پر آیا تاکہ اپنے گھر پر چلکر داروغہ محبس کو زر ثمن زنجیر کا دیکر قید سے چھٹکارا پائے کیونکہ وہ روپیا کے ہاتھ جو تھیلی اشرفی کی ایڈریانا نے بھیجی تھی وہ تو اُسکے شوہر کے بھائی کے ہاتھ لگی۔ اینٹی فولس نے آکر شکایت کی کہ کھانے کے وقت ہم آئے مگر تمنے کواڑ نہ کھولے اور ہم واپس چلے گئے۔ یہ بات سُنکر ایڈریانا کو اُس عورت کی باتون پر پورا الیقین ہو گیا اور سمجھی کہ فی الواقع یہ پاگل ہو گیا ہے اور پھر کھانا کھانے کے وقت کی باتون کو یاد کرکے (کہ مین تیرا شوہر نہین ہون اور آج ہی مین اِس شہر مین آیا ہون پہلے کبھی ایفی سس کی صورت بھی مین نے نہ دیکھی تھی) اُسکو یقین کامل ہو گیا کہ بیشک اُسکے دماغ مین خلل ہو گیا ہے۔ روپیے دیکر داروغہ محبس سے تو اُسے چھوڑا لیا مگر اپنے نوکرون کو حکم دیا کہ اُسکے ہاتھ پاؤن رسّی سے باندھکر کسی اندھیرے مکان مین بند کر دو اور جا کر کوئی طبیب بُلا لاؤ کہ وہ آکر اُسکے دماغ کا علاج کرے۔ غرضکہ جتنی باتین اُسکے بھائی نے کی تھین سب کا الزام اِسی پر لگایا گیا۔ اور اُس اتہام بیجا پر یہ نہایت ہی غضب و غصہ مین چلاتا اور شور مچاتا تھا۔ اور زیادہ غصہ اُسکو اِس بات پر آتا تھا

کہ وہ اچھا بھلا اور لوگ اُسے مجنون و پاگل کہتے تھے اور ڈرامیا بھی کہ اپنے آقا کے جنون کی تائید کرتا تھا مجنون و پاگل سمجھا گیا۔ اور وہ دونون آقا و غلام دست و پا بستہ ایک مکان مین جو کسی قدر فاصلے پر تھا بند کرنے کے لیے روانہ کیے گئے۔

اُنکے قید مین بھیجنے کے تھوڑی ہی دیر بعد ایک نوکر یہ خبر لایا کہ این ٹی فولس اور ڈرامیا دونون قید سے بھاگ گئے اور ایک دوسرے راستے پر آزادی تمام گھوم رہے ہین۔ یہ سنتے ہی ایڈریانا اُنکے پکڑنے کے لیے چلی اور اپنے ساتھ دو چار آدمی اور لیتی گئی کہ اُنکے پکڑ کر گھر لانے مین آسانی ہو۔ اور پیچھے لگی اُسکی بہن بھی چلی۔ پڑوس مین ایک خانقاہ تھی وہان پہونچکر وہ کیا دیکھتی ہے کہ این ٹی فولس اور ڈرامیا دونون اُسی خانقاہ کے دروازے پر ٹہل رہے ہین۔ یہان بھی اُس عورت کی آنکھ نے بہ سبب اُن بھائیون کے تشابہ کے دھوکا کھایا کہ اپنے شوہر کے بھائی اور بھائی کے غلام کو اپنا شوہر اور اپنے شوہر کا غلام تصور کیا۔

این ٹی فولس ساکن سائرےکس اُن مصیبتون کو جو اس تشابہ نے اُسپر عائد کر رکھی تھین ابھی تک بھولا نہ تھا اور اُسی کے غوط مین تھا۔ کہ زرگر نے وہ زنجیر جو صبح اُسے دی تھی اُسکے گلے مین دیکھکر اُسے ملامت کرنے لگا (یہ ملامت دام پانے کے لیے نہ تھی کیونکہ معرفت داروغۂ مجلس وہ زرِ ثمن پا چکا تھا۔ بلکہ جھوٹ بولنے پر تھی کہ وہ کہتا تھا کہ مین نے زنجیر نہین لی) اور کہنے لگا کہ زنجیر تو آپ کے گلے مین پڑی ہوئی ہے اور اسوقت آپ کہتے تھے کہ مین نے زنجیر لی ہی نہین قیمت کس چیز کی تمکو دون،،۔ این ٹی فولس نے اپنے دلمین کہا کہ زنجیر تو مین نے بیشک لی کیونکہ آج صبح کو جب مین اُدھر سے جاتا تھا تو اُسنے زبردستی میرے گلے لگائی لیکن اُسکے بعد تو پھر مجھ سے اُس سے ملاقات ہی نہین ہوئی انکار کرنے اور قیمت نہ دینے کا مضمون یہ کیسا سُنتا ہے۔

اب ایڈریانا این ٹی فولس کے پاس آئی اور اُسے اپنا پاگل شوہر سمجھکر جو اُسکی

قید سے بھاگا تھا آواز دی - اُن لوگون نے جنھین وہ اپنے ساتھ لیگئی تھی اینتی نوئس اور ڈراماسیا کے گرفتار کرنے کو ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ وہ دونون خانقاہ مین گھس گئے اور خانقاہ کی بڑھیا سے باتجا کہا کہ بڑھیا ہمین اپنے مکان مین چھپنے دے -

شور وغل سنکر بڑھیا اپنے آپ خانقاہ کے باہر نکل آئی تا دریافت کرے کہ سبب اِس ہنگامے کا کیا ہے - بڑھیا نہایت سنجیدہ و بزرگ عورت تھی اور جھگڑہ قضیہ چکانے کے لیے عقل سلیم رکھتی تھی چنانچہ اُسنے ایسا نہ کیا کہ اُن مردون کو جو اُسکے مکان مین پناہ گزین ہوے تھے دیوانہ سمجھکر باہر نکال دیتی بلکہ بخوش اسلوبی تمام ایڈریانا سے پوچھا کہ سبب اُسکے شوہر کے دفعتًہ دیوانہ ہوجانے کا کیا ہے - آیا کچھ اُسکا اسباب سمندر مین ڈوب گیا ہے یا اُسکا کوئی عزیز مر گیا ہے جسکی موت نے اُسے اِس حالت کو پہونچایا ہے ایڈریانا نے کہا اِسمین سے تو کوئی نہین - پھر بڑھیا نے پوچھا سوا ے تیرے کسی اور عورت پر اُسکی طبیعت تو نہین آگئی ہے جسکے فراق نے اُسکی یہ حالت بنا رکھی ہے -

ایڈریانا نے کہا ہان تو مین بہت دنون سے خیال کرتی ہون کہ کسی عورت سے اُسنے تعلق پیدا کیا ہے کیونکہ اُسکو دیکھتی ہون تو بسا اوقات اُسے گھر سے غیر حاضر پاتی ہون - اُسکی غیر حاضری مکان سے سچ پوچھو تو کسی عورت پر فریفتہ ہونے کی وجہ سے نہ تھی بلکہ ایڈریانا کے شک و بدمزاجی کی باتین اُسے گھر سے غائب رہنے پر مجبور کرتی تھین - چنانچہ ایڈریانا کے انداز طبیعت سے اُسنے مستنبط کیا کہ اُسکی بدمزاجی نے اُسے پاگل بنا رکھا ہے - اور صحت قیاس کے لیے اُس سے پوچھا کہ تم گھر سے غائب رہنے پر اُسے ملامت کرتی ہو یا نہین ایڈریانا نے جواب دیا کیون کرتی کیون نہین - بڑھیا نے کہا لیکن معلوم ہوتا ہے کہ خوب نہین ایڈریانا نے بخوشی یہ ظاہر کرنا چاہا کہ مین بخوبی اُسکو لعنت ملامت کرتی ہون - چنانچہ اُسنے کہا کہ سوتے - کھاتے - چلتے - پھرتے اُسے نصیحت ہی کرتی رہتی ہون جس سے اُسکا دم ناک مین رہتا ہے - جب مین اُسکے پاس تنہا ہوئی تو سوا ے اِس ذکر کے اور کوئی

ذکر نہین کرتی۔ اور جب کبھی تنہا ہوتی تو اشارے ہی سے کہتی رہتی ہون۔ غرضکہ دوسری عورت سے محبت کرنے مین وہ جتنا بڑا ہے اُتنا ہی اسکی لعنت ملامت مین مین بڑی ہون مگر نہ مانے تو کیا کیا جائے۔

اس بدظن عورت کی ساری تقریر بڑھیا سُن گئی اور اخیر مین بولی۔ یہی تو باعث ہے تیرے شوہر کے پاگل ہوجانے کا۔ کیونکہ بدظن و شکی عورتون کی زہرآلودہ باتین کتون کے دانت کے زہر مہلک سے کہین بڑھکر ہوتی ہین۔ تمھاری تقریر سے ثابت ہوتا ہے کہ تمھاری ملامتون نے اسکی نیند حرام کر رکھی تھی۔ کیا عجب کہ کم خوابی نے اسکا دماغ خالی کر دیا ہو۔ تمھارے نزدیک سرزنش کیے بغیر اسکے کھانے کا ذائقہ ہی نہین درست ہوتا تھا اور حالانکہ حالت اطمینان مین جو کھانا نہین کھایا جاتا وہ اچھیطرح ہضم نہین ہوتا اور جب اچھی طرح ہضم ہوا تو حرارت پاس ہی رکھی ہے۔ تمھارا ہی بیان ہے تمھارے جھگڑے فساد نے اسکی مسرت کھو دی تھی اور تمھارے سبب سے وہ لوگون مین بیٹھنے اٹھنے ہنسنے بولنے سے مجبور تھا تم ہی انصاف کرو کہ ایسی حالت مین بجز مایوسی و خفقان کے آسودہ دلی و خرمی ہو تو کیونکر ہو۔ ان سب باتون کا نتیجہ اخیر یہ نکلا کہ تمھارے ہی خیالات باطلہ و قیاسات غیر صحیح سے تمھارے شوہر کو پاگل بنا رکھا ہے۔

لیشنا نے چاہا کہ اپنی بہن کی طرف سے کچھ جواب دے اور کہا اپنے شوہر کو جو یہ چھیڑتی تھی تو اس سے رنجش تنازش نہین کرتی تھی بلکہ وہ پیار کی باتین تھین کہ مہربان ہوکر یہ کہا کرتی تھی۔ بہن بڑھیا کی یہ عتاب کی باتین سنتی ہو اور خاموش بیٹھی ہو کچھ تم بھی بولو۔ مگر اس بڑھیا نے اُسکے قصور کو ایسا صاف صاف ثابت کر دیا کہ ایذا رسا تاسوا اسکے اور کچھ جواب نہ دیسکی کہ تمنے تو بڑا ہی قصور ثابت کیا اور میری ہی جھڑکیون اور ملامتون کو اسکا باعث ٹھہرایا۔

ایڈریانا اپنے چال چلن پر شرمائی تو سہی مگر اپنے شوہر کے پانے کی تمنا نہ کم کی اور یہی کہے گئی کہ اُسے میرے حوالہ کر دو۔ لیکن بڑھیا نے نہ تو کسی کو اندر جانے دیا اور نہ اُن بیچارون کو اُس بدظن عورت کے پاس آنے دیا۔ اور یہ قصد کیا کہ مزاج دانی و آرام رسانی سے اُنکی طبیعت کو حالت اصلی پر لائے۔ اور نوکرون کو حکم دیا کہ خانقاہ کا دروازہ بند کر دیا جائے۔ تا وہ عورت اندر نہ آنے پائے۔

اُسی دن جسمین برادران توام کے ہمشکل ہونے سے یہ سب غلطیان واقع ہوئی تھین وہ بڑھا آسے جین اپنا یوم مہلت جسکی انتہا غروب آفتاب تک تھی گذران رہا تھا۔ اور بصورت نہ مہیا ہونے زرتاوان کے عند الغروب اُسکے قتل کا فتویٰ دیا جاتا۔

مقتل اُس خانقاہ کے پاس ہی تھا۔ جس وقت کہ بڑھیا نے کواڑ خانقاہ کے بند کرائے اُسی وقت آسے جین کو لوگ مقتل مین لائے۔ نواب نے یہ دیکھکر کہ زر تاوان اِس سے مہیا نہو سکا خود خانقاہ مین دکہ ایسے مقام پر خداترس لوگ اکثر رہتے ہین آیا کہ اب سے بھی اگر کوئی اُسکے حال پر رحم کرے اور زرتاوان اُسکی طرف ادا کر دے تو مین اُسے چھوڑ دون۔

ایڈریانا نے شور غل کم کیا اور نواب سے دادخواہ ہوئی اور عرض کرنے لگی اِس خانقاہ کی بڑھیا نے میرے شوہر کو جو دیوانہ ہو گیا ہی اِس خانقاہ مین چھپا رکھا ہی اور مجھے نہین دیتی۔ وہ بادشاہ سے یہ عرض کر رہی تھی کہ اُسکا اصلی شوہر این ٹی فولس ساکن ایفی سس اور اُسکا غلام ڈرامیا سامنے سے آئے۔ اور نواب کے پاس یہ فریاد لائے کہ ناحق مجھے دیوانہ اور پاگل بنا کر مجھے میری بی بی نے قید کر دیا تھا بڑی بڑی مشکلون سے جان بچا کر مین آپ کے پاس منظر انصاف گستری حاضر ہوا ہون۔ ایڈریانا کو بڑا تعجب ہوا کہ مین نے تو یہ سمجھا تھا کہ یہ دونون خانقاہ مین ہین اور یہ تو باہر سے چلے آتے ہین۔

اسے جین نے جو دیکھا تو سمجھا کہ یہ میرا وہی لڑکا ہے جو اپنی مان اور بھائی کی تلاش مین مجھے تنہا چھوڑ کر نکلا تھا اور مطمئن ہوا کہ زرِ تاوان میری طرف سے یہ ابھی ادا کر دیگا۔ چنانچہ اُسنے این ٹی فولس کو بہ شفقت پدری نہایت خوشی و مسرت سے باین اُمید کہ وہ اُسکو اس حالت پرخطر سے نجات دیگا آواز دی۔ مگر اسے جین کی آواز سُنکر اُسکا بیٹا متحیر ہوا اور کہا مین نہین جانتا تم کون ہو۔ کیونکہ اس این ٹی فولس نے جین تفرقہ سے (جو بسبب طوفان کے واقع ہوا تھا اور جب یہ بالکل ہی بچہ تھا) اپنے باپ کو نہین دیکھا تھا۔ مگر بیچارہ اسے جین نے یہ سمجھا کہ بسبب فکر و مصیبت کے جسمین وہ گرفتار ہے اُسنے مجھے نہ پہچانا اور متحیر ہو کر کہا کہ تم کون ہو مین تمکو نہین جانتا یا یہ کہ اس پریشان حالی مین سے یہ اقرار کرتے ہوے کہ یہ میرا باپ ہے شرم آئی۔ بیفائدہ وہ اپنے کو پہچنوا تا رہا اور کہتا رہا مین تیرا باپ ہون۔ اسی حالت پریشانی مین خانقاہ کی بڑھیا اور دوسرا این ٹی فولس دوسرا ڈرامیا بھی خانقاہ سے باہر نکلے اور ایڈریانا نے دیکھا کہ دو شوہر اور دو ڈرامیا سامنے کھڑے ہین۔

اب وہ غلطیان جسنے سب کو پریشان کر رکھا تھا آشکارا اور ہویدا ہو گئین جب نواب نے دو این ٹی فولس اور دو ڈرامیا کو ایک سی صورت کا دیکھا تو اس راز کی پوری کیفیت دفعتہً اُسکے خیال مین آگئی۔ اور صبح کی کہانی جو اسے جین کی زبانی سُنی تھی یاد آگئی اور کہا یقیناً یہ دونون اسے جین کے لڑکے ہین اور وہ دونون اُسکے غلام ہین جو توام تولد ہوے تھے۔

اب اسے جین روزنا دیدہ شادی کا حال پُر اختلال اسطرح ختم ہوا۔ اور وہ قصہ جو صبح کو کہا گیا تھا اور جو مصائب سفری و خوف قتل سے بھرا ہوا تھا قبل اسکے کہ آفتاب غروب ہو اُسکا انجام بخیر ہوا اور اس بڑھیا نے بھی اپنے کو بتا دیا کہ مین اسے جین کی زن گم گشتہ اور دونون این ٹی فولس کی

مادرجان نثار ہون —

جب ماہی گیرون نے این ٹی فولس کلان اور ڈرانیا کو اُس عورت سے چھین لیا تھا تو وہ عورتون کی خانقاہ مین کسی طرح پہونچگئی جہان بسبب اپنی عقل و دینداری کے معزز خیال کی جانے لگی اور رفتہ رفتہ اُس خانقاہ کی رہنے والی عورتون مین سردار بن بیٹھی اور جہان نادانستگی مین ایک ایسے اجنبی شخص کی مہمانداری کی جو درحقیقت اُسی کا لڑکا تھا والدین اور اُنکے لڑکون مین ایسی مبارک و سلامت کی ٹھہری اور ایسی ایسی خوشیان کین کہ تھوڑی دیر تک یہ بھی بھول گئے کہ اِسے جین کے یہ مرنے کا وقت ہے - لیکن جب وہ لوگ ملنے ملانے سے فارغ ہوے تو اُنکو اِسے جین کے قتل کی یاد آئی اور این ٹی فولس ساکن الفی سس نے نواب کے سامنے اپنے باپ کی طرف سے زرتاوان لا رکھا - مگر نواب نے اُسے بلا کچھ لیے ہوے چھوڑ دیا اور کہا مین تم سے روپیہ نہین لے سکتا - اور نواب خانقاہ کی بڑھیا اور اُسکے نویافتہ شوہر اور لڑکون سمیت خانقاہ مین گیا تا اُنکی زبانی اُنکے حالات جس کا انجام اُنکے بخت برگشتہ کے خلاف ظہور پذیر ہوا سُنے - دونون ڈرامیا کی غریبی معرج کی خوشی ناقابل فروگذاشت ہے کہ کیسی ہنسی خوشی سے آمین صاحب سلامت ہوئی اور دونون اپنے بھائیون کو دیکھ کتنا مسرور ہوے —

ایڈریانا کو اپنی ساس کی صحبت سے یہ فائدہ ہوا کہ اُسکے شک و وہم مین تخفیف ہوئی اور اُسکے شوہر نے اُسکی بدگمانیون سے نجات پائی -

این ٹی فولس ساکن سائرے کس نے ایڈریانا کی بہن لشیا سے اپنی شادی کر لی اور اِسے جین مع اپنی بی بی اور لڑکون کے مدت تک وہین رہا - ایسا نہ تھا کہ ان پریشانیون کے رفع ہوجانے کے بعد آیندہ کے لیے اُن غلطیون کے وقوع کا بالکل انقطاع ہوجاتا - بلکہ زمانہ مافات کے یاد کرانے کے لیے کبھی کبھی پھر بھی خوش طبع بھول چوک

واقع ہوجایا کرتی اور ایں ٹی فولس اور ڈرامیا کے بھائیون مین بسبب عدم امتیاز صورت و شکل دیکھنے والون کو دھوکا ہوجایا کرتا جسے سنکر وہ بہت ہنستے او[ر] [اس] نقل غلط فہمی پر باہم خوش طبعی و مسخرا پن کرتے

خاتمة الطبع

خدا کا شکر ہے کہ مجموعۂ افسانۂ دلپذیر کے بیس قصتون مین کا ساتوان قصہ جو مجموعہ کے ساتھ پہلے اس سے مطبع اودھ اخبار لکھنؤ مملوکہ عالیجناب معلی القاب منشی نولکشور صاحب سی۔ آئی۔ ای۔ مین زیور طبع سے آراستہ ہوا تھا اب شاخ مطبع موصوف واقع کانپور مین پہلی مرتبہ ماہ جنوری سنہ ۱۸۹۰ع مین باہتمام منصرم باکمال جناب منشی بھگوان دیال صاحب سے بصحت تمام طبع ہو کر مطبوع طبائع خاص و عام ہوا۔